

ہماراتعارف

مسلمانوں کی سب سے بڑی بد قسمتی یہی ہے کہ ان کے علماء و ائمہ کو جس بات سے سب سے زیادہ روکا گیا، انہوں نے اسی معاملے میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی سب سے زیادہ حکم عدولی کی ہے۔ مسلمانوں کے تمام آئمہ اور علماء کو تاکیدی حکم تھا کہ وہ امت کی بیجھتی اور اتحاد کو ہر قیمت پر برقرار رکھیں۔ اور کسی بھی اہل قبلہ کلمہ گو کو کافرنہ کہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرقان حمید میں کتنا آسان اور عام فہم حکم دیا تھا :

لَا تَقُولُوا لِتَمَنَ الْأَقْوَى إِلَيْكُمُ السَّلَامُ لَسْتُ مُؤْمِنًا (۲:۹۳)

ترجمہ۔ ”جو شخص تمہیں (ابنی اسلامی پہچان کے لئے) السلام علیکم کہے، اُسے یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں۔“

اسی حکم کو اور زیادہ زور دار اور پر یکیکل بناتے ہوئے اللہ کے آخری رسول ﷺ نے فرمایا تھا :
قالَ رَسُولُ اللَّهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللَّهَ فِي ذِمَّتِهِ" (البخاری - ۸:۲۸)

ترجمہ۔ جس نے ہماری جیسی نماز پڑھی، اور ہمارے قبلہ کا استقبال کیا (یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی)۔ اور ہمارے ذبح کئے ہوئے جانور کھائے وہ مسلم (پا مسلم) ہے۔ اسکو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ضمانت (پناہ) حاصل ہے۔ پس تم اسکی ضمانت کو توڑ کر اللہ کی خلاف ورزی نہ کرو۔

سب سے بڑے امام حضرت ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے :

”جس شخص میں ۹۹ وجہات کفر کی ہوں اور فقط ایک وجہ اسلام کی ہو یعنی وہ کلمہ پڑھتا ہو، تو اسے کافر مت کہو“۔ (سیرت نعمان۔ ازمولانا شبی نعمانی)

افسوس! ہمارے آئمہ اور علماء کرام نے ان تاکیدی احکامات کو بڑی طرح پامال کیا۔ معمولی معمولی باتوں پر بے دریغ کفر کے فتوے صادر کر دیئے۔ نتیجہ یہ کہ آج دُنیا کا کوئی بھی مسلمان فرقہ ایسا نہیں کہ جس کو کافرنہ کہا گیا ہو۔

جماعتوں اور فرقوں کی بات چھوڑ دیئے امت مسلمہ کی وہ تمام اکابر ہستیاں جن کو آج ہم بزرگ اور واجب الاحترام مانتے ہیں، وہ سب اپنے اپنے دور کے علماء کی نظر میں حقیر ترین اور اصغر ترین ہستیاں تھیں۔ علامہ حائلی مرحوم نے مکفر علماء کی اس غیر منصفانہ نجاح اور تکفیر کی طویل اور سیاہ ترین تاریخ کو کتنی عمدگی سے اس شعر میں سمو دیا ہے۔

امت کو چھانٹ ڈالا کافر بنانا کر اسلام پر عزیزو! احسان ہے تمہارا

اس کے بر عکس اسلام ایک ایسی غیر معمولی بین الاقوامی برادری کے قیام کا حامی ہے۔ جس کا مقصد مسلمان کو ملاں اور مفتی جیسے دُنیاوی خداوں کی غلامی سے چھڑا کر ایک خدائے واحد کی اطاعت میں لانا ہے۔ جس میں ہر کلمہ گو، اہل قبلہ دائرہ اسلام میں ہو گا اور کسی ملاں یا مفتی کو اجازت نہ ہو گی کہ وہ اُسے اُس دائرہ سے باہر نکالے جس کی حدود و قیود کا تعین خود خدا اور اسکے رسول ﷺ نے کر دیا ہے۔

یہ تبھی ممکن ہو گا جب سبھی مسلمان قرآن کریم اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بنیادی تعلیمات کی طرف واپس لوٹ آئیں۔ جس کا ماحصل ایک خدا، ایک رسول، ایک کتاب اور ایک قبلہ ہو۔ اور وہ اپنے تمام فروعی اختلافات کو بھلا کر دوبارہ قرآن و سنت کی طرف رجوع کریں۔ فکری اختلاف تو زندہ قوم کی نمایاں علامت ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ سبھی لوگ ایک ہی طریقہ اور ایک ہی نجح پر سوچیں۔ انسانی انکار کے لین دین سے ہی نئی قدر دیں جنم لیتی ہیں۔ اور زمانہ روز بروز متعدد اور ترقی پذیر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ہاں اس راہ میں مسلمان کے لئے بس ایک بندش حداصل ہے جس کو پامال نہیں کیا جاسکتا۔ اور وہ حد قرآن اور سنت ہے۔ کوئی بھی جدید ترین فکر و خیال جو قرآن اور سنت کے واضح ارشادات کے منافی ہو وہ ہر گز ہر گز قابل قبول نہ ہو گا۔ پھر چاہے اس کی پشت پناہی پر دُنیا جہان کے سارے اکابر علماء اور مفتیان کرام کیوں کھڑے نہ ہوں۔ مطلب یہ کہ اختلاف رائے کو علم و فکر بڑھانے کا ذریعہ سمجھا جائے جنگِ وجود ای تکفیر کا حربہ نہیں۔ اسی صورت میں حضرت نبی کریم ﷺ کا یہ حکیمانہ فرمان ہمارے لئے مشعل راہ ہو گا ورنہ نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا : ”**میری امت کا اختلاف رائے رحمت ہے**“۔ اس خداداد رحمت کو زحمت نہ بننے دیں۔ مسلمانوں کا بنیادی فرض اور اصل ترین کام جس کے ساتھ اُنکی بقا اور حقیقی عظمت جڑی ہے، وہ تکفیر بازی یا باہمی سرپھُول نہیں بلکہ کچھ اور ہے۔ ہمارے ویب سائٹ کا مقصد وحید بھی یہی ہے کہ مسلمانوں کو ان کا اصل مقام اور بنیادی فرض یاد دلائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :

”وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطَاءً لَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا“۔ (۲: ۱۳۳)

ترجمہ۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں ایک اعلیٰ درجہ کا گروہ بنایا ہے تا کہ تم لوگوں کے پیشورونے

اور رسول ﷺ تمہارا پیشورونے ہو۔

یعنی جس طرح رسول اللہ ﷺ تمہارے معلم و مزّ کی ہیں اُسی طرح اب تم پوری دُنیا کے معلم و مزّ کی اور پیشورونے۔ اس آیت کریمہ میں ختم نبوت کی طرف بھی صاف اشارہ ہے۔ اور بتا دیا ہے کہ اب اُمّت محمدیہ کے ذمہ وہ عظیم الشان کام ہے جو پہلے نبی کیا کرتے تھے۔ یعنی اشاعت دین۔ اکمال دین ہو جانے کے بعد اب یہ شق تا قیام قیامت جاری و ساری رہے گی۔ افسوس! ہمارے علماء نام نہاد تحفظ ختم نبوت کی آڑ میں باقاعدہ اپنی ایک متوازی نبوت چلا رہے ہیں

یہاں تک کہ قرآن و حدیث کے احکام صریحہ تک کو پامال کر دیتے ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کی من مانی تاویلات اور تشریحات کر کے آئے دن فتنہ اور فساد کھڑے کر دیتے ہیں۔ اللہ ہم سب کونہ صرف دین کا صحیح راستہ دکھائے بلکہ تبلیغِ دین کے مقدس فریضہ کو سرانجام دینے کی توفیق بھی ارزش کر دے۔ یاد رہے کہ تبلیغِ دین ہی حضرت نبی کریم ﷺ کی سنت متواترہ ہے۔ اس سنت کو دوبارہ زندہ کر کے ہی ہم اپنا کھویا وقار اور حقیقی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ والسلام